| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ!

گڑھے مردے

تحقیق از محمد احسن خان شافعی چشتی نقشبندی

یہاں ایک تصویر کسی رضاخانی فورم سے لگائی گئی ہے جو کچھ اِس قسم کا منظر پیش کر رہی ہے۔

اِس تصویر کی خاصیّت یہ ہے کہ اگر اِسے بغور دیکھا جائے تو بھی کوئی شے صاف شفاف نظر نہیں آتی کجا یہ کہا جائے کہ کوئی اِنسان ہی ہے کہ جس کی میّت کی تصویر لی گئی ہے۔احسان ہو ہمارے دین میں افراط کے قائلین کا کہ اُنہوں نے کچھ تیر اندازی کرکے یہ واضح کیا کہ صاحب! یہ ہے "عمامہ شریف" اور یہ ہے "پیشانی مبارک" اور لو جی یہ رہے "بال مبارک" (اور دیگر تبرکات شاید دانستہ حذف کر دئے گئے ہیں)۔ جو چیز واضح ہے وہ سفید رنگ کا کپڑا ہے۔ چلیں اس کو کفن مان لیں اور اگر نہ مانیں تو افراط کے قائل اہلِ بدعت رضاخانی ناراض ہو جائیں گے۔ اب اِس

تصویر پر کی گئی تیر اندازی کو اگر تصویر سے نکال دیا جائے تو اِسی تصویر کا منظر نامہ کچھ اِس طرح ہو جاتا ہے:

اب جبکہ تمام تیر اور عبارتیں تصویر سے ہٹا دی گئیں ہیں تو اب اسے کوئی عام ناظر دیکھے تو کیا سمجھے کہ یہ کیا ہے؟ لہٰذا ضروری ہے کہ موصوف کی ایسی کوئی تصویر بھی دکھائی جائے جو اُن کی دنیاوی زندگی میں سج دھج کے ساتھ لی گئی ہو تاکہ ہمیں یہ ادراک تو ہو سکے کہ یہ وہی صاحب ہیں اور نہ صرف یہ کہ وہ تصویر ہو بلکہ چہرہ بھی تو واضح کرنا ہو گا۔ یا صرف یونہی مدعا بیان کر کے اپنی جماعت کے گڑھے مردے اکھاڑ کر یہ بات ثابت کی جائے کہ اِنہیں حیاتِ برزخی حاصل ہے اور نہ صرف ایک ایسی حیات حاصل ہے بلکہ جسم تک محفوظ رہتا ہے۔ یہ تمام باتیں عقائدِ اہلِ سنت والجماعت کے بالکل منافی ہیں جس کی تفصیل آگے کے صفحات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے، انشاءاللہ۔

چلیں سب لوگوں کو ایک شہید کی تصویر بھی دکھاتے ہیں، شاید کچھ لوگ، اگر یادداشت ویرانی کا شکار نہ ہو چکی ہو تو پہچان ہی لیں گے۔ کیونکہ بھول جانے کا وطیرہ تو قوم کو ورثے میں ملا ہے۔ آج

واقعات ہو جاتے ہیں اور قوم کل آتے ہی ایسے بھول جاتی ہے جیسے سر سے جوں مار دی ہو۔ یا مکھی بیٹھی اور پھرررر کر کے اُڑا دی۔ پرواہ تو کسی کو ہے ہی نہیں، جہاں روٹی مہنگی اور جان سستی ہو تو وہاں ایسے ردِ عمل ظاہر ہو جائیں تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔۔۔۔۔ لیجئے ملاحظہ فرمایئے!

اوپر تو باقاعدہ تشہیر کر کے یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ "یہ ہے قبر مفتی فاروق عطاری صاحب کی" لیکن معاف کیجئے گا کہ اِن دو منظرِ بالا تصاویر میں موجود شخصیت کا نام یہاں۔۔۔ یا دنیا میں پچھلے کئی سالوں سے بالغ الشعوری میں بسنے والے کسی فرد کو بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ صاحب کون

ہیں۔۔۔خود ہی زباں پر شہیدانِ کربلا کی یاد دلانے کے لئے یہ دو تصاویر ہی کافی ہیں۔یہاں ہم یہی الفاظ کہیں گے جو ایک عرصہ سے کہتے آ رہے ہیں:۔

"دیکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی اپنے نام لیواوں کے خون کا بدلہ کیسے لیتا ہے۔
ہم دیکھیں گے،
انشاءاللہ ضرور دیکھیں گے۔"

خیر! دراصل یہ دو تصاویر تو ازرائے ثبوت دے دیں ہیں کہ شہیدِ لال مسجد کی میّت بھی کافی دنوں کے بعد ورثاء کے حوالے کی گئی تھی۔ویسے تو کوئی عامی ہو تو اُس کی لاش میں توڑ پھوڑ جسے انگلش میں De-composition کا نام دیا جاتا ہے چند گھنٹوں کے اندر اندر ہونا شروع ہو جاتا ہے اور یہ حکم سب کے ساتھ ہے اور کسی کے ساتھ تخصیص نہیں۔چاہے دُنیا کا بڑے سے بڑا پارسا اِنسان ہی کیوں نہ ہو میّت ہوتے ہی لاش کو فوراً دفن کر دینے اور اللہ سبحانہ وتعالی کے سپرد کر دینے کا ہی حکم ہے۔ہاں! ایک امر اِس تمام معالے میں غور طلب ہو گا۔اور ایسا امر چونکہ ذاتِ الٰہی سے وابستہ ہے تو اُس میں بندے کا کوئی عمل اِختیاری نہیں ہے۔یہاں یہ بات بھی واضح کر دی جائے کہ کوئی " اللھیہ امر " مخلوق کو عطا نہیں کیا جاتا۔اگر اِس لفظ "عطا" سے یہ مراد لی جا رہی ہے کہ اب یہ " الٰہی امر یا اُمورِ اللھیہ " کسی مخلوق کو اُس کی اختیار کے مطابق تفویض کر دیئے گئے ہیں تو یہ محض غلط بیانی ہو گی کیونکہ اِس سے کلامِ الٰہی یعنی قرآن اور کلامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احادیثِ مبارکہ کی تکذیب ثابت ہو جاتی ہے۔لہٰذا ایسا عقیدہ اہلِ سنت والجماعت حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی سب کے نزدیک باطل ہے اور اعتزال وبدعت

ہے۔لہٰذا ایسے عقیدے سے فوری توبہ کر کے اِسلام میں واپس داخل ہو جانا چاہئے۔دوم اگر کسی عامی کی لاش کو دوبارہ قبر سے کسی بھی وجہ سے نکالنے کی ضرورت پیش آجائے تو باقاعدہ اس کی وجوہات کو شرع کے مطابق ہونا چاہئے نیز مفتی صاحب یا مفتی صاحب کی عدم موجودگی کی صورت میں عالمِ دین سے اِس معاملہ میں رجوع کرنا لازمی ہے کیونکہ یہ نہ ہو کہ اِس طرح ایک برزخ (یعنی دنیا سے پردہ کی حالت) کو بے نقاب کرنے کی سعی میں کسی نیک اور پارسا کی بے حرمتی واقع ہونے کا اندیشہ لاحق ہو جاوے۔ایسے امور سے وہی لوگ پرہیز کر سکتے ہیں کہ جنہیں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذوق ہو گا یا کم از کم اپنی قبر کی فکر لاحق ہو۔ایک ایسا مسلمان جو اِسلام کی تحریم دل میں رکھے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا پیار کرتا ہو تو اُسے کبھی بھی تشہیر کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور عجب کا زہریلا کیڑا کبھی اس کے نزدیک نہیں آتا۔نیکی کرنا اس کے لئے کوئی خاص بات نہیں کیونکہ نیکی تو مسلم کے خمیر میں ہے بھلا جو نیک ہی نہیں تو مسلمان کیسے ہوا؟ لاش کا قبر میں محفوظ رہ جانا اس بات کی قطعی دلیل نہیں کہ صاحبِ قبر ایک نیک انسان ہے۔تاریخ میں مسلمانوں کو یہ اعزاز حاصل ضرور رہا ہے کہ بعض لاشیں ہو بہو اسی طرح محفوظ نکل آئیں ہیں جیسا کہ حضرت سلطان الاولیاء سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی لاش ہے، یا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دو لاشیں تھیں جو ۱۹۳۳ میں منظرِ عام پر آئیں۔یہ دو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر بن عبد اللہ اور حذیفہ الیمانی رضی اللہ تعالی عنہم تھے۔لیکن تصویر کا ایک دوسرا رخ ایسا ہے کہ ایسے واقعات کو محض نیکی کی علامت یا کرامات کے ضمرے میں پیش کرنے سے مانع ہے۔بلکہ ایسے واقعات انسانیت کے لئے باعثِ غور و فکر ہوا کرتے

ہیں اور مقصود اِن واقعات کا ایک عام مسلمان کے واسطے یہ ہونا چاہئے کہ وہ اِن واقعات سے اپنی دنیاوی زندگی کو ایک مہلت جانتے ہوئے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات کی طرف رجوع کرنے کی استقامت وصول کرے اور رسولِ عربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر یقین کامل رکھے اور اُن کی سنتوں پر مزید استقامت وصول کرے۔ اپنے قلب کو ایمان بالآخرت کا قائل کرے، نہ کہ اِس خوش فہمی میں خود بھی مبتلا ہو جائے اور دوسروں کو بھی مبتلا کرے کہ اگر میری مخصوص جماعت میں شامل ہو جاوٴ گے تو تمہاری بھی لاش محفوظ ہو جائے گی۔ یہ نقطہءِ نظر ہوس و حرص کا پیش خیمہ ہے اور عجب کی صریح دعوت اِس کے پسِ پردہ دکھائی دیتی ہے جس کا ثبوت آگے ملاحظہ بھی کر سکتے ہیں۔

یہ بھی ایک محفوظ لاش ہے۔ جو مصر کے مشہور فرعون رامس دوم کی ہے۔ مصر کے عجائبات میں ابھی بھی اس کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اِس لاش کی خوبی یہ ہے کہ یہ صاحب کوئی چند سالوں پہلے وفات نہیں پا چکے بلکہ ہزاروں سال سے "مماتی" ہیں۔

بعض اہلِ علم حضرات اِس لاش کو اُس فرعون کی لاش بھی کہتے ہیں جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سابقہ پڑا تھا۔ واللہ العلم۔ بہر کیف ! ہے تو یہ بھی ایک محفوظ لاش۔ اور ہے بھی ہزاروں سالوں پرانی لاش۔ ہے بھی ایک عامی کی لاش۔ نبی کی تو ہو نہیں سکتی۔ کون سا ذی عقل وذی شعور یہ مانے گا کہ اگر

7

اُس کو یہ عقیدہ بتایا جائے کہ:

نیک عامی مسلمان کی لاش قبر میں محفوظ رہ سکتی ہے اور تم سب مل کر میری مخصوص تنظیم میں شامل ہو جاوٴ تو تمہاری لاش بھی قبر میں محفوظ رہے گی۔

یہ سوچ قدیم مصری باشندوں کے عقائد کا حصہ رہی ہے۔ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ جب انسان مرتا ہے تو سورج دیوتا (جس کو وہ لوگ اپنا خدا متصوّر کرتے تھے)، اُس انسان کی باقاعدہ حفاظت کرتا ہے بلکہ مرنے والے کی لاش کے ساتھ کھانے پینے کی اشیاء بھی رکھیں جاتیں تھیں اور بہت سے بڑے بڑے مرتبانوں میں یہ اشیاء خورد و نوش اِس پختہ عقیدے کے ساتھ رکھی جاتی تھیں کہ مرنے کے بعد اِس آخرت کے طویل سفر میں اُسے کسی قسم کے کھانے پینے کی کمی محسوس نہ ہو۔ مصر کی حکومت نے انگریز کو جب آثارِ قدیمہ کی تحقیقات کے لئے باقاعدہ پرمٹ جاری کیا تو کھدائی کے دوران اِن قدیم شرکیہ مصری عقائد کے مضبوط شواہد بھی مل گئے جن کا ذکر پہلے محض قدیم صحیفوں میں ہی موجود تھا۔

ایسا ہی ایک تصوّر ہمارے تاریخ کے کچھ تاریک گوشوں سے بھی ملتا ہے۔ جس میں مرنے والے کا یہ عقیدہ ثابت ہے کہ اُسے مرنے کے بعد کھانے پینے کی اشیاء درکار ہیں اور خدا (جو اُس کے مطابق شاید کوئی مصری دیوتا ہے نہ کہ جمیع مسلمین کے عقیدہ کے مطابق اللہ وحدہ لاشریک ہے) اُسے سب سے پہلے منکر نکیر کے سوال جواب کو Skip کر کے اور دیگر تمام مراحل کو مستثنیٰ قرار دے کر نعوذ باللہ کھانے پینے کی کوئی شے پلا دے گا۔ لہٰذا ملاحظہ فرمایئے کہ اہلِ افراط کے حالیہ بانی اور امام

8

اہل بدعت والجماعت کے آخری الفاظ:

حوالہ: مکتوب وصایا | جو وصال شریف سے دو گھنٹے، امنٹ پیشتر قلمبند کرائے اور آخر میں حمد و درود شریف

⑫ اعزّا سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ میں ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو ــــ مرغ کی بریانی ــــ مرغ پلاؤ، خواہ بکری کا شامی کباب ــــ پراٹھے اور بالائی ــــ فیرینی ــــ اُڑد کی پھریری دال مع ادرک ولوازم ــــ گوشت بھری کچوریاں ــــ سیب کا پانی ــــ انار کا پانی ــــ سوڈے کی بوتل ــــ دودھ کا برف[1] اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کرو۔ یا جیسے مناسب جانو مگر بطیب خاطر میرے لکھنے پر مجبور نہ، نہ ہو۔

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] دودھ کا برف دوبارہ پھر بنایا چھوٹے مولانا نے عرض کیا اسے تو حضور پہلے لکھا چکے ہیں۔ فرمایا پھر لکھو۔ انشاءاللہ مجھے میرا رب سب سے پہلے برف ہی عطا فرمائے گا اور ایسا ہی ہوا کہ ایک صاحب بوقت دفن بلا اطلاع دودھ کا برف خانہ ساز لے آئے۔ [2] رضا حسین (القبحانیہ صفحہ آئندہ)

وصایا شریف

مرتب

حضرت مولانا

حسنین رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ

تو یہ ہے قریب ترین حوالہ ایسے لوگوں کے عقائد باطلہ کا کہ جن کے ہاں مرنے کے بعد اپنے دیوتا کے پاس جاتے ہی کھانے پینے کی حاجت مردے کو ہو جاتی ہے۔ جبکہ اہل فرعون

9

بھی ایسا ہی عقیدہءِ آخرت رکھتے تھے۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ ایسے عقیدے کو کوئی تسلیم کیونکر کرے گا تو اس کا اہلِ اعتزال و بدعت نے ایک فارمولا ایجاد کر رکھا ہے، وہ فارمولا یہ ہے کہ: اوّل تو ایسے عقائد کو ثابت کرنے کے لئے کسی اِسلامی عقیدے کو باہم اختلاط کے ساتھ پیش کر دیا جائے۔ دوئم اِسے Amalgamation کا نام دے دیں یا Merge کرنا کہہ لیں لیکن اِسلام میں داخل کرنا ہے تو کسی نہ کسی اصول کے مطابق داخل کر دیجئے۔ سوئم: لہٰذا ثابت کریں یا نہ کریں عقیدہ بن گیا ہے۔ علی الھذا القیاس احادیث مبارکہ میں اِسی روش کو گمراہی یا عربی زبان میں بدعت کہا گیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب مسلمین کو ایسی خرافاتی بددماغی سے محفوظ رکھے، آمین۔

تاریخِ اِسلام میں مامون الرشید ولد ہارون الرشید ایک ایسا اہلِ بدعت معتزلی بادشاہ گزرا ہے کہ جس نے تو گڑھے مردے اکھیڑنے کی حد ہی کر دی تھی۔ بنو عباس کا یہ اہلِ بدعت معتزلی بادشاہ ایک ایسا مفقود العقل انسان گزرا ہے کہ جس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ وہ اِس بات کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں تھا کہ قبر میں منکر نکیر نامی کوئی دو فرشتے سوال جواب کے لئے آتے ہیں۔ لہٰذا اپنے اِس دعوے کو عقلی اور فلسفہ کی بنیادوں پر ثابت کرنے کے لئے اُس نے ایک لاش کو دفن کرنے سے پہلے اُس کے منہ کو گندم کے دانوں سے بھر دیا اور پھر اُس کا منہ سلوا دیا۔ بعد ازاں چند روز بعد قبر کشائی کر کے مردے کا معائنہ کیا گیا تو منہ اُسی طرح سلا ہوا تھا اور دانے ہنوز اُس مردے کے منہ میں موجود تھے۔ اُس گدھے کی عقل والے معتزلی بدعتی شخص نے یہ کہہ کر منکر نکیر کے قبر میں وارد ہونے کا عقیدہ جھٹلا دیا چنانچہ اپنی خود نوشت میں درج کیا کہ:

10

"منکر نکیر کا عقیدہ جھوٹا ہے کیونکہ اگر مردے سے سوال ہوتا ہے اور مردہ اُن سوالوں کے جوابات دیتا ہے تو مردے کے منہ سے گندم کے دانے باہر گرے ہوتے"

اِس کو کہتے ہیں:

معتزلی بدعتیوں کی عقل شریف

بھلا ایسے لوگوں پر اب کیسا اعتبار ممکن ہے جن کو سائنس اور عقل سے دین ثابت کرنا ہے۔ بھلا دین بھی کبھی عقلی دلائل سے ثابت ہوا ہے؟ خوب سوچ سمجھ کر جواب دیجئے گا۔ نیز ایک بات جو ذہن میں بار بار آتی ہے کہ وہ کون سی قرآنی آیت ہے جس سے آپ رضاخانی استدلال کرنا چاہتے ہیں؟ چلیں کوئی ایک حدیث کہ جس سے واضح الفاظ میں لاش کے محفوظ ہونے کو مردے کے جنتی ہونے کی دلیل بھی مان لیا جائے۔ رضاخانی کیا قرآن و حدیث سے استدلال کریں گے، اور کس منہ سے کریں گے۔ رضا خانیوں نے تو قرآن و حدیث کو پس پشت کیا ہے تب ہی تو رضاخانیت کو اختیار کیا ہے۔

کچھ غیر حنوط شدہ محفوظ لاشیں

کیا رضاخانی انہیں بھی جنتی مانتے ہیں؟

کیا قبر میں لاش کا محفوظ رہ جانا مردے کے نیک یا جنتی ہونے کی علامت ہے؟

11

واقعہ نمبر ایک:

جان پال جونز کی غیر حنوط شدہ محفوظ لاش

امریکی بحریہ کے ایک ہیرو کا نام جان پال جونز تھا۔ 1792ء میں وہ پیرس میں گردے کے عارضے کے سبب ہلاک ہوا تو فرانس میں غیر مقامی پروٹیسٹنٹ افراد کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ پہلے تو ارادہ یہی تھا کہ لاش امریکہ منتقل کر دی جائے لیکن فرانس کا انقلاب شروع ہو جانے کی بناء پر معاملہ تعطل کا شکار ہو گیا۔

1899ء میں فرانس میں امریکی سفیر جنرل پورٹر نے کوشش شروع کر دی کہ اپنے قومی ہیرو کا جسد تلاش کیا جائے۔ مگر اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد یہ کافی دشوار کام ثابت ہوا۔ کیونکہ ایک صدی سے زائد عرصہ گزر چکا تھا۔ اور قبرستان کب کا ختم کر کے وہاں باغ بنا دیا گیا تھا۔ جہاں مردہ کتوں اور گھوڑوں کو بھی دفن کیا جاتا رہا تھا۔

تلاش جاری رہی اور کئی سال گزر گئے۔ خدا خدا کر کے گورستان کا سراغ ملا۔ اب سفیر کے حکم پر جونز کے تابوت کی تلاش شروع ہوئی۔ 31 مارچ 1905ء کو یہ سنا گیا کہ ایک تابوت ملا ہے اور قوی امکان ہے کہ یہ جونز کا ہی تابوت ہے۔ اپریل کی 7 تاریخ کو تابوت کھول دیا گیا۔ بعد میں امریکی سفیر پورٹر نے کہا" ہم بے پناہ حیران ہوئے۔ جسد حیران کن حد تک محفوظ تھا۔ گوشت پوست بہت معمولی سا سکڑا تھا۔ جس کی رنگت خاکی مائل بھوری تھی۔"

لاش کے سر پر ٹوپی موجود تھی۔ جس پر قومی ہیرو جونز کے نام کے ابتدائی حروفِ تہجی درج

تھے۔لاش کی چیر پھاڑ سے موت کا سبب معلوم ہو گیا،اب تو ایک فی صد شک کی گنجائش باقی نہیں تھی کہ یہ قومی ہیرو جان پال جونز کی لاش نہیں ہے۔

24جولائی 1905ء میں جونز کا غیر معمولی طور پر محفوظ جسد اپنی پہلی تدفین کے 113سال اور 4روز بعد ایناپولس کی بحریہ کی تربیت گاہ میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ دوبارہ دفن کر دیا گیا۔

واقعہ نمبر دو: مشہور فاتح نپولین بوناپارٹ

کی غیر حنوط شدہ محفوظ لاش

مشہورِ زمانہ فاتح نپولین بوناپارٹ کا واقعہ بھی بڑا مشہور اور دلچسپ ہے۔شکست کے بعد وہ سینٹ ہیلینا کے جزیرے میں قید کر دیا گیا۔شاید کینسر کے سبب اُس نے اِس جزیرے میں دم توڑا تھا اور یہیں دفن کر دیا گیا۔اُدھر فرانس میں اس کا بھتیجا لوئس نپولین شہنشاہ لوئس فلپ سے مسلسل اصرار کرتا رہا کہ اس کے عظیم چچا کی لاش دیارِ غیر سے منگوا کر اپنے وطن ہی میں مقبرہ بنا کر دفن کیا جائے۔چنانچہ بادشاہ کے حکم سے 1840ء میں ایک بحری جہاز ہیلینا کے لئے روانہ کیا گیا۔

جزیرے پر نپولین کا تابوت کھولا گیا تو فرانسیسی ڈاکٹر گلارڈ قریب موجود تھا۔مگر اُسے صرف دو منٹ کی مدت دی گئی کہ وہ لاش کا جائزہ لے۔یہ بہت کم وقت تھا۔لیکن دیکھنے والوں نے بھی نہایت عجیب بات نوٹ کی۔20 برس پرانی لاش بالکل محفوظ اور تروتازہ دکھائی دے رہی تھی۔اس کے خدوخال میں کوئی نمایاں تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی اور اس کے پرانے شناساوں نے اسے فوراً ہی پہچان

لیا۔ڈاکٹر گلارڈ کا بیان تاریخ میں درج ہے،وہ لکھتا ہے کہ یوں لگتا تھا "یوں لگتا ہے جیسے ابھی ابھی تازہ تازہ تدفین ہوئی ہو۔اس کی داڑھی اور ناخن موت کے بعد اُگ آئے تھے اور جلد ابھی تک نرم ونازک اور لچک دار تھی۔کفن کے ساتھ چاندی کے دو برتنوں میں عظیم سپہ سالار کی آنتیں اور دِل علیحدہ محفوظ کر کے رکھ دیئے گئے تھے۔" ڈاکٹر گلارڈ کا اندازہ تھا کہ علاقے کی آب وہوا نے لاش کو اتنی مدت تک گلنے سڑنے سے محفوظ کر رکھا تھا۔

واقعہ نمبر تین: مشہور زمانہ امریکی صدر

ابراھام لنکن

کی غیر حنوط شدہ محفوظ لاش

ابراھام لنکن کا واقعہ بھی کچھ کم دلچسپ نہیں۔تاریخ میں واقعہ کچھ یوں درج ہے کہ چوروں اور سمگلروں کا اِرادہ تھا کہ لنکن کا تابوت قیمتی نوادرات کی حیثیت سے چرا لیا جائے۔چوری کی یہ کوشش 1876ء میں ناکام ہو گئی۔لنکن کے بیٹے رابرٹ لنکن کو خدشہ تھا کہ دوبارہ کوئی ایسی حرکت کرنے میں کامیاب نہ ہو جائے۔چنانچہ اس کے اصرار پر فیصلہ کیا گیا کہ لنکن کا تابوت اس کے مقبرے میں دس فٹ کی گہرائی پر دفن کر کے اسے کنکریٹ سے بھر کر بند کر دیا جائے۔26ستمبر 1901ء کو ایک مجمع کے سامنے تابوت نکالا گیا۔رابرٹ لنکن موجود تو نہ تھا لیکن اس نے کہلا بھیجا تھا کہ لنکن کا تابوت کھول کر نہ دیکھا جائے۔لیکن موقع پر موجود افراد نے اس کے موقف کے برخلاف تابوت کھول کر دیکھنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ عام لوگوں میں عرصے سے افواہ گرم تھی کہ لنکن کی لاش اس کے تابوت سے غائب

کر دی گئی ہے۔

مقبرے میں 23افراد موجود تھے۔مزدوروں نے جونہی تابوت کا ڈھکن اُٹھایا،ایک چبھتی ہوئی بو چاروں طرف پھیل گئی۔سب لوگ تیزی سے آگے بڑھے اور تابوت میں دیکھنے لگے۔لنکن کا مردہ بہت عمدہ حالت میں موجود تھا۔داڑھی اور سر کے بال تک محفوظ تھے۔ہاتھوں پر موجود دستانے کب کے گل سڑ کر ختم ہو چکے تھے اور جلد کا رنگ غیر معمولی طور پر خاکستری مائل نظر آرہا تھا۔

واقعہ نمبر چار: مشہور زمانہ انگریز شاعر لارڈ بائرن کی غیر حنوط شدہ محفوظ لاش

لاش کی حفاظت کی ایک اور مثال مشہورِ زمانہ انگریز شاعر لارڈ بائرن کی ہے۔1824ء میں اُس کی لاش یونان سے لندن لائی گئی۔1938ء میں جون کی 14تاریخ کو اُس کی تدفین کے 114برس بعد اُس کا مقبرہ کھولا گیا۔عیسائی مذہبی رہنما ریورینڈ کینن باربر نے اُس کا حکم خصوصی طور پر دیا تھا۔درحقیقت 1824ء میں بائرن کو ویسٹ منسٹر میں ایک شاندار سنگِ مرمر کے مقبرے میں دفن کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا مگر اس وقت منتظم نے وہاں تدفین نہ ہونے دی کیونکہ بائرن کسی اچھی شہرت کا مالک نہیں تھا۔تب سے بائرن کی اصل لاش کے بارے میں چہ مگوئیاں ہوتی آرہی تھیں۔ریورنڈ باربر کا ارادہ تھا کہ اس طرح نہ صرف بائرن کی لاش کا مسئلہ حل ہو جائے گا بلکہ اس کے مدفن کے بارے

میں معلومات کا ایک ریکارڈ بھی اکٹھا ہو جائے گا۔

سب سے پہلے تابوت سے سیسے کا بنا ہوا ایک ڈھکن اُٹھایا گیا تو نیچے ایک اور ڈھکنا دکھائی دیا۔اُسے بھی ہٹا دیا گیا تو تیسرا اور آخری لکڑی کا تختہ نظر آیا۔جیسے ہی ڈھکنا اُٹھایا گیا تو اپنے عہد کا مشہور شاعر لارڈ بائرن اپنے مکمل خدوخال کے ساتھ ابدی نیند سوتا ہوا نظر آیا۔صرف اس کے ہاتھوں سے نیچے ٹخنوں اور پیروں تک استخوانی نظام واضح تھا۔ورنہ باقی بدن کے بال بھی ٹھیک ٹھاک تھے۔اس کے سر کے پچھلے حصے اور سینے میں شگاف تھا۔جہاں سے دماغ اور دل نکال لئے گئے تھے اور قریب ہی رکھے گئے برتن میں محفوظ کر دیئے گئے تھے۔ایک عجیب بات یہ تھی کہ لاش کے اعضائے تناسل غیر معمولی حد تک نشو نما پا چکے تھے۔

تبصرہ واقعات

یہ محض چار تاریخی واقعات کی مثالیں دی گئیں ہیں ورنہ تاریخ عالم ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔اِن واقعات پر غور و فکر کریں تو چند باتیں واضح نظر آجاتی ہیں۔جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ کسی بھی اہلِ حق اہلِ سنت والجماعت کا ایسا عقیدہ ہر گز نہیں ہے کہ کسی عام مسلمان کی لاش کی حفاظت کی ذمہ داری یا ایسا کوئی وعدہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے کسی آسمانی صحیفے میں کیا گیا ہو یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہی ایسی کوئی ایک روایت بھی سامنے ہو کہ جس میں اس بات کا ذکرِ شریف ملتا ہو کہ عام مسلمان یا کسی خاص مسلمان کے مرنے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر یہ لازم ہے کہ اُس مسلمان کی لاش کی حفاظت کرے یا کسی سے کہہ کر کروا ڈالے۔یہ عقیدہ دراصل اہلِ بدعت کا

خود ساختہ اور اپنی جناب سے گھڑا ہوا عقیدہ ہے اور ایسے عقائد عموماً دین کی تباہی اور رسوائی و تمسخر کا باعث ہوا کرتے ہیں جن سے فوری توبہ کرنا چاہئے اور اللہ وحدہ لا شریک کی جانب رجوع کر کے دوبارہ کلمہ پڑھ کر اُس دائرہ ءِاسلام میں داخل ہونا چاہئے کہ جو اِسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دنیاوی حیاتِ مبارکہ میں مکمل فرمالیا تھا۔اور جس کی گواہی کم و بیش ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے دے دی ہے۔لہٰذا اب کسی احمد رضا خان صاحب کے اجتہاد کی قطعی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بھلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہوتے ہوئے احمد رضا خان صاحب کی کیا اوقات رہ جاتی ہے؟؟؟ یہ بھی غور طلب بات ہے!

مندرجہ بالا واقعات کی روشنی میں اسی مبحث سے متعلقہ کچھ نکات پیش خدمت ہیں۔ملاحظہ فرمایئے اور خود اپنے دِل سے فیصلہ کرلیں:

واقعات کے مباحث کے چند اہم نکات

1- اِن کفار کی لاشوں کو حنوط نہیں کیا گیا ورنہ یہ اشکال پیدا ہوتا کہ پھر تو کیمیکل کے استعمال سے لاش محفوظ ہی رہتی ہے اور اس میں کوئی خاص بات نہ ہوتی۔

2- یہ تمام لاشیں جن کا تاریخی واقعات کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے کفار کی ہیں۔اِن کا دعوتِ اِسلامی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔(اگر ہے تو بتا دینا پھر اگلی میل میں بندہ احسن معذرت کر لے گا) چاہے وہ جان پال جونز کی لاش ہو یا چاہے نپولین بونا پارٹ، ابراھام لنکن (یہودی) یا لارڈ بائرن کی لاش ہو۔

3- متذکرہ بالا واقعات کی روشنی میں ہر عام و خاص اس بات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ نیک ہونے یا نہ ہونے کا نتیجہ "لاش کی حفاظت" کی صورت میں نہیں نکلتا۔

4- اِنسان چاہے لاکھ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو، اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے لاش کے ضائع ہونے کا حکم نہیں ہے تو لاش کو قیامت تک کچھ بھی نہ ہو، بلکہ اللہ کے حکم کے آگے تو ایسی لاشوں کا بال بھی باکا نہ ہو جیسا کہ فرعون کی لاش کی حفاظت کا ذمہ ازروئے قرآن مجید خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لیا ہے، نہ مٹی، نہ ہوا، نہ پانی اور نہ ہی آگ اُس کا کچھ بگاڑ سکتی ہے۔اور یہ اس لئے ہے کہ انسانوں کو جو دنیاوی حیات میں اسے دیکھیں تو عبرت حاصل کریں۔ تو کوئی بدعتی اپنا سا سر پیر مار لے، لاش کی حفاظت کے عقیدے کو مردے کے نیک ہونے یا اپنی جماعت کے اِس بناء پر حق ہونے کی دلیل قرار نہیں دے سکتا اور نہ ہی قیامت تک اپنی کہی ایسی کسی بات کو ثابت کر سکے گا۔ بدعتیوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ امرِ الٰہی ہے اور مخلوق اس کے آگے عاجز ہے۔

5- لاش کو کفن دینے کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ اُسے ڈھانپ دیا جائے۔ بلکہ کفن کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ کفن کا کپڑا خون اور پیپ کو چوس لیتا ہے۔ لہٰذا ایسا عقیدہ رکھنا بھی اِسلامی نقطہءِ نظر کے برخلاف ہے کہ نیک مردے کی لاش کی حفاظت کے ساتھ ساتھ کفن بھی میلا نہیں ہونا چاہئے۔ جبکہ یہ بات بخوبی حضرت ابی بکر صدیق رضی

اللہ عنہ کے تاریخی الفاظ سے ثابت ہے کہ جو اُنہوں نے وقتِ وصال سے قبل وصّیت کے طور پر فرمائی تھی کہ مجھے اِنہیں کپڑوں میں دفن کر دینا کہ جن میں میری زندگی کی آخری نماز ادا ہوئی ہو کیونکہ کفن کا مقصد مردے کے خون اور پیپ کو چوس لینا ہے، کوئی کفن نہ دینا کہ پھر اسراف میں شامل ہو جائے گا اور بیت المال پر بوجھ پڑے گا۔ کفن دینا بس اسی مقصد کو پورا کرتا ہے نہ کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اس سے لاش کی کوئی تعظیم مقصود ہے۔ یہ اِسلام میں زندہ دنیا میں حیات لوگوں کے لئے عبرت کی نشانی ہے۔

-6 ایسے عقائد پر وہی لوگ ایمان رکھتے ہیں جو خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں سے اپنے ذاتی نفسانی مقاصد کی تکمیل چاہتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں سے حتی المقدور دور رہنے کی سعی لازم ہے تاکہ اپنی دنیاوی زندگی کے قیمتی لمحات کو بدعات اور خرافات سے مکمل احتیاط کے ساتھ گزارا جا سکے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات کے سوا کسی بھی غیر اللہ کی جانب توجہ مبذول نہ ہو۔ قبر پرستی کی لعنت کہیں مسلمین کے قریب نہ پھٹکے اور سب سے اہم چیز یہ ہے کہ مسلمان کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ اب فلاں فلاں سے نسبت جڑ گئی لہٰذا اب تو بخشش یقینی ہے۔ میں محمد احسن شافعی برملا اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ یہ جسم تمہارا ہو یا میرا، قبر میں خاک ہو جانے والا ہے اور جس کو اللہ چاہے محفوظ رکھے چاہے تم ہو یا میں خود، اس سے ہرگز یہ استدلال نہیں کیا جائے

گا کہ لاش اللہ عزوجل کی بخشش سے ہمکنار کر دی گئی ہے۔ ہاں اُمید اور خوف کے بین بین رہو تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بخشش اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انعامات سے بھرپور شفاعت حاصل کر سکو۔ لیکن بجز شریعت مطہرہ کی پابندی کے، یہ ممکن نہیں ہے۔ بدعات، سنت کی ضد ہیں اور عجب ہر عمل کو آگ لگا دینے والا ہے۔ عجب سے بچو! اخلاص پیدا کرو۔ بار بار کہا جاتا ہے کہ دین کے ساتھ اخلاص پیدا کر۔ مخلصین له الدین کے الفاظ اسی لئے تکرار کے ساتھ کلام پاک میں بھی موجود ہیں۔ لہٰذا کلام پاک میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یہ صریح وضاحت موجود ہے، چنانچہ اسے آنکھیں کھول کر پڑھو: عقل پر ڈھکنے لگا کے مت سوچا کرو۔

بحوالہ :- سورۃ البینہ مدنیۃ، پارہ نمبر 30، سورۃ نمبر 98

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ
اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے، (وہ اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے

20

حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۝۱ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۲
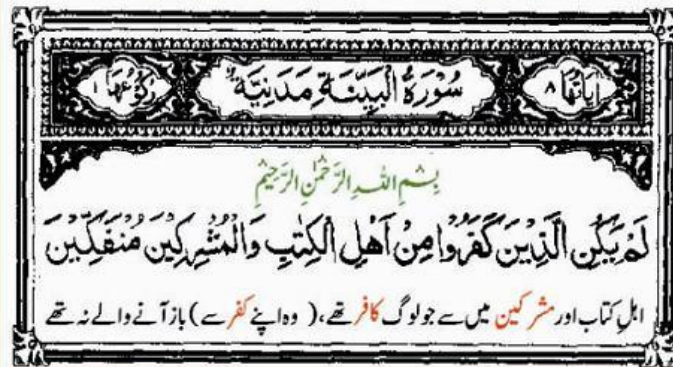
جب تک کہ اُن کے پاس دلیل روشن نہ آجائے یعنی اللہ کی طرف سے ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں بالکل راست اور درست

فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ۝۳ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

تحریریں لکھیں ہوئیں ہیں۔ پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی اُن میں تفرقہ برپا نہیں ہوا مگر اُس کے بعد کہ اُن کے پاس راہِ راست کا

جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ۝۴ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ۬

بیانِ واضح آچکا تھا۔ اور اُن کو اِس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں اپنے دین کو اُس کے لئے خالص کر کے

حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ۝۵

بالکل یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، یہی نہایت صحیح درست دین ہے۔

21

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ

اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ یقیناً جہنم کی آگ میں جائیں گے اور

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ۝۶ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

ہمیشہ اُس میں رہیں گے، یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔ جو لوگ ایمان لے آئے اور جنہوں نے نیک

الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ۝۷ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

عمل کئے، وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں۔ اُن کی جزا اُن کے رب کے ہاں دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ

کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝۸

اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ کچھ ہے اُس شخص کے لئے، جس نے اپنے رب کا خوف کیا ہو۔

مندرجہ بالا سورہءمبارکہ نہایت مختصر اور جامع ہے۔اور بالکل واضح تصریح اور بیان کے ساتھ موضوع کی حقیقت کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔دو گروہوں سے خطاب ہے۔ایک وہ گروہ کہ جس کے پاس کتبِ آسمانی کی اتمامِ حجت پوری ہو چکی ہے اور دوسرا گروہ مشرکین یعنی اللہ کے سوا دوسروں کو خدائی درجہ دینے والوں کی سرشت اور ایسے لوگوں کے متعلق جو اللہ کے سوا الٰہی قوتوں کا حامل غیراللہ یا کسی مخلوق کو سمجھیں یا ایسا عقیدہ رکھیں کہ یہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نور سے پیدا ہوئے، گویا خدا ہیں یا رضاخانیوں کی مانند یہ عقیدہ رکھنے والے کہ کوئی خدائی قوت بندے کو اللہ کی جانب سے تفویض کی جاتی ہے، گویا بندے کی اپنی قوت ہوگئی لیکن " عطا" کردی گئی،اِن لوگوں کے متعلق بیان ہوا ہے کہ یہ لوگ بھی بدترین خلائق ہیں اور لازماً بلاشک وشبہ مشرک ہیں۔

مومن کون ہیں؟؟؟ یہ بھی بتلا دیا۔کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا۔بہترین خلائق قرار پائے گئے۔شرک سے بچتے رہے،اللہ سے راضی ہوئے، نماز اور زکوۃ کو بوجھ نہ سمجھا۔اور اس کے نتیجے میں لاش محفوظ ہونے کے بجائے آخرت کی کامیابی اُنہیں ایسی جنتوں کی صورت میں ملی کہ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔لیکن یہ آخرت پر موقوف قرار پایا۔لاش کی حفاظت پر نہیں۔

ایسا انعام اِس لئے دیا جاتا ہے کہ وہ لوگ اللہ سے راضی اور غیراللہ سے بدظن ہوتے ہیں۔اِسی لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اُن سے راضی ہو جاتا ہے۔کیونکہ ایسے مومنین کی ایک خصلت اپنے رب سے خوف کھاتے رہنا بھی بتلادی گئی۔یعنی ڈرتے ہیں تو اپنے رب کی ناراضگی سے خوف زدہ رہتے ہیں اور اس کے احکامات کی بجاآوری کرتے ہیں نہ کہ بغاوت کرکے ایک نیا دین و مذہب ایجاد کرتے رہنے کی

صورتوں پر عمل پیرا رہتے ہیں۔جیسا کہ مشہورِ زمانہ اہلِ بدعت والجماعت رضاخانی گروہ کے لوگوں نے معاشرے میں کفریہ،بدعتیہ اور شرکیہ عقائد کو فروغ دے رکھا ہے۔اور اس پر ڈٹے رہتے ہیں۔

لوگو! اپنی دعاوں میں یہ دعا بھی کیا کرو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ عامۃالمسلمین کو ایسے شر پسندوں اور دین کے لٹیروں وغداروں سے محفوظ رکھے،آمین۔

دعوتِ (غیر) اسلامی

اُن کی اپنی زبانی

خدائے واحدہ لاشریک سے ہٹانے کی ایک ناکام کوشش

عجب اور قبر پرستی کی ایک المناک داستان

گڑھے مردے اکھیڑنے کی کئیں بے ہودہ کہانیاں

مرید بڑھاو! دوزخ خوش ہوگی،آخر کوئی تو اس کا پیٹ بھی بھرے گا نا؟!؟

معزز دوستو اور ساتھیو! اوپر کے صفحات میں بیان کیا تھا کہ آخر میں ثبوت بھی دوں گا کہ یہ تمام چالیں کوئی بھی پیر، فقیر، ملنگ،چرسی،پوڈری،ٹھگ،راہزن اور لٹیرا چلتا ہے تاکہ اپنے مریدوں کی تعداد بڑھا سکے۔سچ تو یہ ہے کہ پیٹ کی دوزخ کے سوا کچھ بھی اس کے پس پشت مقصدِ دین نہیں ہوتا اور اس کے ماہرین فی زمانہ میں **اہلِ بدعت والجماعت رضاخانی** ہیں لہٰذا خود ملاحظہ فرمالیں اور فیصلہ کرلیں:

بطورِ ثبوت شوٹ نمبر 1

واقعہ نمبر ۹

ایک قادِریہ عطاریہ اسلامی بہن

ساڑھے سات ماہ بعد

ایک مبلغ نے اپنی بہن کی ساس کے متعلق آنکھوں دیکھا واقعہ سنایا! کہ ہماری بہن کے بچوں کی دادی کا غالباً 1997ء مرکزُ الاولیاء لاہور میں انتقال ہوا۔ مرحومہ امیرِ اَہلسنت ابوالبلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے قادِری عطاری سلسلے میں مرید تھیں۔ اور قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھیں اور ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت بھی فرماتی تھیں۔ انتقال کے تقریباً ساڑھے سات ماہ کے بعد شدید بارشیں ہوئیں۔ جس سے ان کی قبر دھنس گئی۔ وہ کہتے ہیں! کہ میں نے بڑھ کر قبر کی مٹی نکالنی شروع کی تو سفید سفید کپڑا نظر آیا مزید مٹی ہٹائی تو دیکھا! کہ الحمدُللہ عزّوجلّ اس عطاریہ اسلامی بہن کا پورا جسم خیر وسلامتی کے ساتھ کفن میں لپٹا ہوا تھا اور کفن تک میلا نہ ہوا تھا۔

ملے نزع میں بھی راحت رہوں قبر میں سلامت

تو عذاب سے بچانا مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ والہ وسلم

۴۴

بہت اچھے بھئی! بہت اچھے!

بطورِ ثبوت شوٹ نمبر 6

ہوئے، مرکزُ الاولیاء لاہور کے اسلامی بھائیوں کو بتایا! کہ یہ قبر حاجی اُحد رضا عطاری کی شہادت سے پہلے کی ہے۔ اکثر رات کے سناٹے میں اس قبر سے چیخوں کی آواز سنی جاتی تھیں۔ جب سے حاجی اُحد رضا عطاری یہاں دفن ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ میّت سے عذاب اٹھ گیا ہے۔ کیونکہ چیخوں کی آواز بند ہوگئی ہے۔ اس بات کی تصدیق قبرستان کے قریب رہنے والے دیگر افراد نے بھی کی ہے۔

جو اپنی زندگی میں سنتیں ان کی سجاتے ہیں۔

انہیں محبوب میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بناتے ہیں

واقعہ نمبر ۱۱

مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد احسان قادِری عطاری رحمۃ اللہ علیہ

ساڑھے تین سال بعد

اصل بات بتانے کی یہ ہے

مرید ہونے کی برکت بابُ المدینہ کراچی کے علاقے گلبہار کے ایک ماڈرن نوجوان بنام محمد احسان دعوتِ اسلامی[1] کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور امیرِ اَہلسنت[2] دامت برکاتہم العالیہ کے مرید[3] بن گئے۔

۳۸

جو بات دِل میں ہے بالآخر زباں پر آہی گئی

دِل کا چور کب تک چھپا رہتا؟؟؟

معزز قارئین کرام! اصل مدعا یہ نہیں کہ انسانیت کا بھلا اس میں ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے محبت رکھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانوں کی پیروی کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اداوں کو اپنالے بلکہ اہلِ بدعت والجماعت رضاخانیوں کی نظر میں اصل کمال یہ ہے کہ جماعتِ اِسلامی نامی تنظیم میں **مرید** ہو جائے۔اور نہ صرف یہ بلکہ ابو بلال صاحب ہی کے مرید ہوں تو مرنے کے بعد لاش بھی محفوظ ہو جاتی ہے اور کفن بھی میلا نہیں ہوتا۔ جبکہ ایسا عقیدہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہی اس کے ماننے والے ہیں۔یعنی:

1– کسی نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور اُن سے نسبت اختیار کی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے یہ فرمایا ہو کہ آپ حضرات نے مجھ سے بیعت کر لی لہٰذا اب آپ سے میرا یہ عہد رہا کہ اب آپ جب بھی فوت ہوئے تو لاش اور کفن کو تا قیامت کچھ نہ ہو گا اور ان کی حفاظت اللہ تعالیٰ پر لازم آگئی کیونکہ میں نبیوں کا سب سے آخر میں آنے والا سردار ہوں اور تمام نبیوں کا نبی بھی ہوں(ذرا سوچیئے کہ اِس سے بڑا اور کون سا اعزاز ہے؟)۔۔۔۔۔ لیکن حق بات تو یہ ہے کہ کم و بیش ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت بوقتِ وصال شریف موجود تھی لیکن کسی ایک صحابی سے ایسا عقیدہ ثابت نہیں ہے۔

2-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مختلف معاملات میں عہد لیا یعنی بیعت کی۔اور اس مناسبت سے صحابہ کرام افضل ترین اولیاء نسخ سے ثابت ہیں۔کیونکہ جو بھی ولی

اللہ چاہے جتنا مرضی ریاضت، عبادت اور مجاہدے کرلے لیکن ایک ادنیٰ صحابی کے برابر تو کیا اُن کی خاک کو بھی نہ پہنچ سکے گا۔یہی وجہ ہے جمہور علماء و اولیاء کا آج تک اِس بات پر یہ عقیدہ پختہ رہا ہے کہ سنت اس کو نہیں مانا جائے گا کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمل صادر ہو جائے بلکہ سنت یہ کہلاتی ہے کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں باجازتِ شیخ یعنی اُستادوں کے اُستاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ دنیاوی میں اعمال کر کے دکھادئے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پسند فرمایا یا خاموشی اختیار کی اور نہ روکا۔ورنہ اگر غور کریں تو بعض خصائل نبیءِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ایسے ہیں کہ اگر کوئی اُمتی اُن کو اختیار کرنا بھی چاہے تو فوراً سے پہلے کافر ہو جائے اور دائرہءِ دین سے خارج ہو جائے۔اِس کی ایک ادنیٰ مثال پیشِ خدمت ہے:

مثلاً اگر کوئی اُمتی چار سے زائد شادیاں کرلے کہ نبی نے بھی ایک وقت میں چار سے زائد بیگمات اپنے حرم میں رکھیں تھیں(اس بات کو سنت سمجھتے ہوئے) چلو میں یہ سنت پوری کر لوں گا۔تو ایسا انسان عاشقِ رسول کہلوانے کے بجائے زندیق و مرتد ہو جاتا ہے۔

مثلاً میں پیر ہوں اور وضو کروں گا تو مرید میرے پانی سے اپنی مٹھیاں بھر بھر پی لیں گے تو یہ بھی سنت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسا کرتے تھے چلو اُن کی مشابہت ہو جائے گی۔اور پھر یہ عقیدہ بھی رکھنا کہ اس طرح کرنے سے برکت ثابت ہے۔تو ایسے پیر کو دس جوتیاں لگانی چاہیئے تاکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بننے کی یا ایسی نقالی کرنے کی مزاحکہ خیز حرکت نہ کرے۔یاد رکھو پیر صاحبان سے کہتا ہوں کہ تم لوگ مخلوق کے خادم ہو مخدوم نہیں۔نہیں تو پھنس جاوگے۔مردودو! ہوش میں آو!

یہ ہر صورت چاہے جو بھی ہو **عجب** پر دلیل ہے اور ایسا پیر جو بھی ہے اُس سے دور رہنا اشد

26

ضروری ہے کیونکہ اس پیر کے قریب رہنے والا مردود ہو سکتا ہے اور اپنی قیمتی زندگی کی قیمتی ساعتوں کو برباد کر بیٹھے گا۔ ایسے ٹھگ اور دین کے چور اُچکے پیر دین سے لابلد سیدھے سادھے لوگوں کو گمراہ ہی نہیں کرتے بلکہ اعوام کی عزت و آبرو اور اُن کا ایمان تک ایسوں سے محفوظ رہنے کی توقع نہیں ہے۔

بطورِ ثبوت شوشہ نمبر 7

ایک ولیِ کامل سے مرید تو کیا ہوئے ان کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا۔ چہرہ ایک مٹھی داڑھی کے ذریعہ مَدَنی چہرہ بن گیا اور سر پر مستقل طور پر سبز سبز عمامے کا تاج جگمگ جگمگ کرنے لگا۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآن ناظرہ ختم کرلیا اور لوگوں کے پاس جاجا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔ ایک دن اچانک انہیں گلے میں دَرد محسوس ہوا، علاج کروایا مگر "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق گلے کے مرض نے بہت زیادہ شدت اختیار کرلی یہاں تک کہ قریب المرگ ہوگئے۔

مَدَنی وصیت اسی حالت میں انہوں نے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے مَطبوعہ مَدَنی وصیت نامہ کو سامنے رکھ کر اپنا وصیت نامہ تیار کروا کر اپنے علاقے کے نگران کے سپرد کردیا اور پھر سدا کیلئے آنکھیں موندلیں۔

27

ایک ولیءِ کامل یا ایک بے بس انسان؟؟؟

ہائے ہائے! اِس کو کہتے ہیں:

جب اللہ مہربان

تو گدھا پہلوان

دوستو اور ساتھیو! یاد رکھنا ایک ولیءِ کامل وہ ہوتا ہے جو مستجاب الدعوات ہستی ہوتی ہے اور از روئے حدیث شریف تو ایسوں کی دعا کو شرفِ قبولیت کا وہ مقام حاصل ہوتا ہے کہ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کچھ مانگ لیں تو اس کی غیرت اور شان کو گوارہ نہیں کہ رد کر دے۔ "کامل" کی یہ تعریف ہے جو اسلاف بیان کرتے آئے ہیں۔ لیکن یہاں تو عجب کے مارے ہوئے پیر صاحب کو ایک مرید کے گلے کے درد کے لئے بھی دعا کی فرصت نظر نہیں آتی۔ شاید مانگ لی ہو لیکن بدعات کی کثرت کی وجہ سے کانوں کی لو سے اوپر بھی نہ گئی ہو۔ پھر ولی کس کے؟ شیطان کے ہوئے نا! "کامل" کس چیز کے؟ بولو؟ سب مل کے بولو۔۔۔ یہ لوگ بدعت کے کامل ہیں۔ تو بات سمجھ میں یہ آئی کہ "ولیءِ شیطان کاملِ بدعات"۔ اب آگے کا لطیفہ سنیں۔ یہ زیادہ اس بات کو واضح کرے گا جو اوپر ہم نے بیان کردی ہے۔

مدنی وصیّت کا شوشہ

اعلیٰ حضرت صاحب کے چیلوں نے بھی وصیّت نامے لکھنے اور لکھوانے کی روایت کو بخوبی زندہ رکھا ہے۔ خدائے واحدہ لاشریک کی بھی اپنی ہی کرنیاں ہوا کرتی ہیں۔ وہ جسے جیسا چاہے، ویسا ہی بندہ کر گزرے

اور بے بسی کا ایسا عالم کہ اِنسان ساری عمر اپنے پیر اور خود کو "کامل" سمجھتا رہے اور اپنی دکانداری خوب چمکاتا رہے لیکن اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں پھر بھی مقبول نہیں ہوتا بلکہ مرتے وقت ایسوں کی عقل بھی سلب کر لی جاتی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت صاحب آف بریلی کے متعلق وصایا شریف کی مثال میں اوپر گزر چکا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں مشرک کے لئے زندگی میں ہی اتمام حجت ہوا کرتی ہے۔ موت کسی کو بتا کے نہیں آیا کرتی بھائی، اور اسلاف کا درس تو سن لو!

نہ تم اپنی مرضی سے دُنیا میں آئے ہو

نہ تم اپنی مرضی سے دُنیا سے جاوگے

جب آئے بھی اللہ کی مرضی سے

اور جاوگے بھی اُسی کی مرضی سے

تو پھر اِس دوران کی زندگی اپنی مرضی سے کیوں بسر کرتے ہو؟؟؟

یہ تو رہا اسلاف کا درس اور اب دیکھتے ہیں کہ "بریلوی الف لیلی" کی کہانی کیا ہے؟ فرماتے ہیں کہ وہ وصیّت نامہ جو حضرت پیر صاحب ابوبلال الیاس نے مطبوعہ کروادیا ہے، اُس کو سامنے رکھ کے مرتے مرید نے اپنا وصیّت نامہ بھی تیار کیا اور علاقے کے نگران کے حوالے کر دیا۔ حضرت پیر صاحب الیاس جی! مرید بھی انسان ہوتا ہے۔ بے چارہ مر رہا ہے۔ کوئی خاص تکلیف نہیں، بقولِ آپ ہی کے، محض گلے میں درد ہی تو ہے۔ آپ کو ولیءِ کامل سمجھتا ہے۔ اُس کی شفاء کے لئے دعا کر دیں۔ چلیں آپ کامل نہ سہی، جماعت میں

کوئی ایک تو اللہ والا ہوگا کہ اللہ سبحانہ وتعالی اُس کے کسی ایک عمل سے راضی ہو کر دعا کی استجابیت کی جانب توجہ فرمادے۔ لیکن معاملہ تو یہاں کچھ اور ہی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اولیاءِ کاملین سے تاریخ میں ایسی کرامات کا ظہور بھی ہوا ہے کہ مردہ زندہ ہوگیا۔ لیکن بات وہیں پر جا کر " ٹک کر کے " رُک جاتی ہے کہ "کامل" تو ہو۔ بد عتی تو نہ ہونا!

کسی پیر کی لکھی وصیّت کو " مدنی وصیّت " کہنا ایک شدید گستاخی ہے

جس کی سزا ارتداد کی سزا کے برابر ہے

کہاں نبی اور کہاں ایک جاہل بدعتی؟؟؟

استغفر اللہ ونعوذ باللہ من ذالک

ایسے الفاظ استعمال کرنے والوں کو اللہ سبحانہ وتعالی سے سب سے زیادہ توبہ کرنا چاہئے کہ یہ بدعت کے شائقین دراصل اپنے پیر کو نبی کا درجہ دیتے ہیں اور اُسے "مدنی" کہتے ہیں، جو نہایت شرم کا مقام ہے۔ ساری اُمتِ مسلمہ کے نزدیک رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی اِنسان اِس پوری دھرتی میں نہ آیا اور نہ آئے گا اور نہ کوئی ماں ہی اُسے جنے گی۔ افسوس صد افسوس!

دوستو اور ساتھیو! اصل کمال اطاعت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔ وہی اختیار کرنا چاہئے نہ کہ کوئی من گھڑت الف لیلیٰ کو پڑھ کر خود گمراہ ہو جاو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہو۔

ع
محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پے مصطفےٰ

بطورِ ثبوت شوشہ نمبر 8

وقتِ وفات

ان کی عمر تقریباً پینتیس ۳۵ سال ہوگی۔ انہیں گلبہار کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ حسبِ وصیت بعد غسل کفن میں چہرہ چھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر انگشتِ شہادت سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ، سینہ پر لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ، ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر یا غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ، یا امام اَبا حنیفہ رضی اللہ عنہ، یا امام احمد رضا رضی اللہ عنہ، یا شیخ ضیاء الدین رضی اللہ عنہ اور

۲۹

انکے پیرو مرشد کا نام لکھا گیا۔ دفن کرتے وقت دیوارِ قبر میں طاق بنا کر عہد نامہ، نقشِ نعلین و دیگر تبرکات ؟ وغیرہ رکھے گئے۔ بعد دفن قبر پر اذان بھی دی گئی اور کم و بیش بارہ ۱۲ ؟ گھنٹے تک ان کی قبر کے قریب اسلامی بھائیوں نے اجتماعِ ذکر و نعت جاری رکھا۔

30

معزز دوستو اور ساتھیو! یہ عقائد ہیں اہلِ بدعت رضا خانیوں کے۔ جو ہمیں واضح کرنے کی قطعی ضرورت نہیں بلکہ ان کی اپنی زبانی واضح ہیں۔ غیر اللہ کے رسیا یہ لوگ اپنے مرے ہوؤں کو اس طریق پر دفن کرتے ہیں جو نہ تو سلف اولیاءِ کبار اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہیں۔ اِن عقائد میں ایک بھی نص سے ثابت کر دیں تو ہمیں کیا اعتراض کہ اِن لوگوں کو رضا خانی فرقہ کے افراد کہیں یا اہلِ بدعت والجماعت کے نام سے پکاریں۔ چنانچہ آگے شوشہ چھوڑتے ہوئے موصوف رقمطراز ہیں کہ:

بطورِ ثبوت شوشہ نمبر 9

ساڑھے تین سال بعد

وفات کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بروز منگل ۲ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ (7-10-97) کا واقعہ ہے ایک اور اسلامی بھائی محمد عثمان قادری رضوی کا جنازہ اسی قبرستان میں لایا گیا۔ کچھ اسلامی بھائی مرحوم محمد احسان عطاری کی قبر پر فاتحہ کیلئے آئے تو یہ منظر دیکھ کر انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں! کہ قبر کی ایک جانب بہت بڑا شگاف

حد ہو گئی بھئی! بات بات پر پھٹ جاتی ہے۔ یہ رضاخانیوں کی ہر بات پر پھٹتی کیوں ہے؟ سمجھ نہیں آئی۔۔۔۔۔

ہو گیا ہے اور تقریباً ساڑھے تین سال قبل وفات پانے والے مرحوم محمد احسان عطاری سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے خوشبودار کفن اوڑھے ؟؟؟ مزے سے لیٹے ہوئے ہیں آناً فاناً یہ خبر ہر طرف پھیل گئی اور رات گئے تک ؟ زائرین محمد احسان عطاری کے کفن میں لپٹے ہوئے ترو تازہ لاشے کی زیارت ؟ کرتے رہے۔ (یہ واقعہ بھی کئی اخبارات میں شائع ہوا)

تو یہ اصل بات تھی۔۔۔ اشتہار بازی والی

۳۰

31

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ رضاخانی وہ شخص ہو ہی نہیں سکتا جب تک خود گناہ کر کے کسی سر نہ تھوپ دے۔ یہ خصلت اِن کے اعلیٰ حضرت صاحب سے چلی آرہی ہے اور ماشاءاللہ اِن سب کی گٹی میں شامل ہے۔ اِن کا خاص کلیہ اور قائدہ یہ ہے۔

کرو خود گناہ اور دوسرے پر ڈال دو اور کھاؤ پیو حرام اور خوب شور مچاؤ۔

لہٰذا پادریوں کی خصلت والے خود ہی "غلط فہمی کے شکار" ہو کر لکھتے ہیں:

بطورِ ثبوت شوشہ نمبر 10

غلط فہمی کے شکار

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بارے میں غلط فہمیوں کے شکار رہنے والے کچھ افراد بھی دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ عزوجل کے اس عظیم فضل وکرم کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے تحسین و آفرین پکار اٹھے اور دعوتِ اسلامی کے محب بن گئے۔

اِن واقعات سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ رضاخانیوں کے ہاں یہ رواج ہے کہ قبروں کو ہفتہ وار، نہیں تو مہینہ وار، یا (یہ بھی ممکن نہیں تو) سالوں میں ایک آدھ بار کھول کر دیکھ لیا جائے کہ کہیں مردے کو سوڈے کی بوتل کی ضرورت تو نہیں؟ کیا معلوم دودھ کا برف خانہ وہ بھی اگر بھینس کے دودھ کا ہو تو اچھا ہے۔ کیا معلوم اُسے مرغ کی بریانی ہی کھانی ہو؟ مرغ پلاؤ بھی تو ہو سکتا ہے یا بکری کا شامی کباب ہی نہ مانگتا

32

ہو۔ خیر! جو بھی ہو لیکن قبر کھل جانی چاہئے۔ ویسے اگر ساجد بھائی میرا یہ آرٹیکل پڑھیں تو اُن سے درخواست ہے کہ ذرا قومِ اہلِ بدعت کو یہ تو سمجھائیں کہ شرع میں قبر کا دھنسنا اور پھر پھٹ جانا، یہ کن مواقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ بھی بتائیں کہ کیا یہ کوئی فخر کی بات ہے یا عبرت کی؟ یہ جزا کا معاملہ ہے یا سزا کا۔۔۔۔۔ بالخصوص! قبر کا دھنسنا۔ پسلیوں کا باہم ایک دوسرے سے مل جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔

تکفین یعنی کفن پہنانے کے بعد عمامہ پہنانا بدعت ہے۔

جاہلوں کا اپنے منہ خود اقرار کرنا۔

واقعہ نمبر ۱۲

محمد نوید قادری رَضَوی عطاری رحمۃ اللہ علیہ

جسم اور قبر سے خوشبو

ضلع جنت المعلیٰ حلقہ گلشن عطار طائی محلہ مہاجر کیمپ نمبر ے، باب المدینہ کراچی کے مقیم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ سترہ سالہ اسلامی بھائی محمد نوید عطاری بن سلطان محمد کا ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ صبح تقریباً آٹھ بجے انتقال ہوا۔ تکفین کے بعد حسبِ وصیت مرحوم کے سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجا کر مہاجر کیمپ نمبر ے کے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

بے وقوف لوگ خود ہی مانتے ہیں کہ عمامہ کفن سے علیحدہ شے ہے یعنی بدعت

۳۱

33

مندرجہ ذیل جہالت کا پلندہ پڑھیں اور مجھے یہ بھی واضح کریں کہ:

شرع میں بشارت سے کیا مراد لیا جاتا ہے؟؟؟

اور

خواب میں بشارت کی اصطلاح کس کے لئے استعمال کی گئی ہے؟؟؟

بطورِ ثبوت شوشہ نمبر 11

خواب میں بشارت

جمعرات ربیع الغوث ۱۴۲۲ھ 12 جولائی 2001ء کو مرحوم محمد نوید عطاری نے اپنے بھائی کو خواب میں آ کر بتایا کہ " تم میری قبر پر نہیں آتے ، آ کر دیکھو تو سہی میری قبر کا کیا حال ہو گیا ہے " جس دن خواب آیا تھا اس دن شدید بارش ہوئی تھی۔ چنانچہ جا کر دیکھا تو جمعرات کو ہونے والی موسلادھار بارش کے باعث قبر دھنس گئی تھی۔

بشارت کا لغوی معنٰی " خوشخبری " ہوتا ہے اور خواب میں بشارت سے مراد "خواب میں خوشخبری " ہوتا ہے۔ شرع نے البتہ بشارت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار یا پھر خواب میں کسی الہامی خوشخبری عطا کئے جانے کو "خواب میں بشارت " کہا ہے لیکن یہاں لگتا یوں ہے کہ رضاخانیوں کے نزدیک اگر اپنا مردہ بھائی خواب میں شکوہ شکایت کرے اور اپنا سا کوئی رونا دھوئے تو یہ خواب میں ان لوگوں کے لئے بشارت کے برابر ہے